© rasailojaraid.com

معبود ہے"

امام بریلویت احمد رضا خان بریلوی کے ہم عصر محمد نعیم الدین مراد آبادی سورۃ ھود کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ :"(بشر کو نبی ماننا) اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں ، قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں ، اس امت میں بھی بہت سے بد نصیب سید انبیاء ﷺ کی بشریت کا انکار کرتے اور قرآن وحدیث کے منکر ہیں "(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن از نعیم الدین مراد آبادی : ۳۲۴ ، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ)

جب یہی مراد آبادی کی تفسیر "ضیاء القرآن لاہور" نے شائع کی تو مذکورہ بالا عبارت یوں تبدیل کر دی :

"اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں اس امت میں بھی بہت سے بد نصیب سید انبیاء ﷺ کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں اللہ تعالی انہیں گمراہی سے بچائے "(خزائن العرفان از مراد آبادی : ۴۰۳ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

قارئین کرام ! کیا یہ علمی خیانت اور بد دیانتی نہیں ہے ؟ کیا یہ قرآن وحدیث کی پاکیزہ تعلیمات سے بغاوت نہیں ہے ؟ کیا یہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کی مخالفت نہیں ہے ؟ کیا یہ یہودیانہ روش نہیں ہے ؟ فیصلہ بریلوی عوام کریں !!!

سوال : کچھ لوگ اپنے آپ کو فقیر ، ملنگ یا درویش کہہ کر گانے کو جائز قرار دیتے ہیں بلکہ حضرت نظام الدین اولیاء سے درست قرار دلواتے ہیں یہ کس حد تک صحیح ہے ؟ اظہر شفیع گجرات

جواب : گانا اور سماع کی حرمت قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے ، صحابہ کرامؓ ، تابعین عظامؒ ، تبع تابعینؒ اور آئمہ دینؒ نے اس کی مذمت کی ہے "چاروں مذاہب میں سارے آلات لھو حرام ہیں "(مجموع الفتاوی لابن تیمیہ : ۱۱/ ۵۷۶)

گانے اور آلات لھو کی حرمت پر متقدمین ومتاخرین علماء نے تقریباً ۳۳ کتابیں لکھی ہیں ۔

امام شعبی فرماتے ہیں :" گانے والا اور جس کیلئے گایا جائے دونوں لعنتی ہیں "(الکلام علی مسئلۃ السماع لابن القیمؒ : ۴۵۹) (کتاب اللمع فی الحوادث والبدع از ترکمانی حنفیؒ : ۹۸)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ، خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اور امام اہلِ سنت حضرت احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے "(ایضاً) ضحاکؒ فرماتے ہیں :

" گانا دل میں بگاڑ پیدا کرتا ہے اور رب کو ناراض کرتا ہے "(تلبیس ابلیس لابن الجوزیؒ : ۲۶۴)

علامہ مرغینانی حنفیؒ لکھتے ہیں :" ولا من يغني للناس لأ نه يجمع الناس على ارتكاب

© rasailojaraid.com